© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمة المدیر

اصلاحِ معاشرہ اور ذرائع ابلاغ

معاشرے کی اصلاح اور بگاڑ میں اس وقت جو بڑے عوامل کارفرما ہیں ان میں سے ایک ذرائع ابلاغ بھی ہیں۔اس ترقی یافتہ دور میں سب سے زیادہ پیش رفت ذرائع ابلاغ نے کی ہے۔زندگی کے تمام شعبوں میں اسے کلیدی حیثیت حاصل ہے۔آج ہر گھر اور ان کے خصوصی بیڈ رومز میں اگر کوئی چیز بے دھڑک داخل ہو سکتی ہے تو وہ ذرائع ابلاغ ہی ہیں۔اسے ہر عمر کے مرد وخواتین تک رسائی حاصل ہے۔اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ اسے سب سے زیادہ توجہ حاصل ہے۔اخبارات جو صبح ناشتے کے ساتھ ہی انسانی سوچ اور فکر کو متاثر کر دیتے ہیں۔اور پورا دن انسانی دل و دماغ پر سیاسی، عسکری، اقتصادی، مارکٹائی، دھونس، دھاندلی، قتل و غارت، اغوا ڈکیتی، رہزنی پر مبنی اعصاب شکن خبریں چھائی رہتی ہیں۔جو اس کے رویے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔آج اخبارات محض تازہ خبروں کا ذریعہ نہیں ہیں بلکہ اس میں شائع ہونے والے مختلف کالم، مضامین، تبصرے، تجزیے، فیچر اور رپورٹس معاشرے کی تشکیل میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔اور اس سے لوگوں کی ذہن سازی ہوتی ہے اخبارات کا کردار الیکٹرانک میڈیا کی نسبت بہت محدود ہے۔اس کے باوجود معاشرے کی اصلاح اور بگاڑ میں اس کے کردار سے انکار ممکن نہیں ہے۔

اسی طرح آج T.V کا کردار بھی بہت نمایاں ہے۔لاتعداد چینلز سے چوبیس گھنٹے نشریات جاری ہیں اور مختلف پروگرامز دیکھے جا سکتے ہیں۔اس میں 99 فیصد پروگرام فلم، ڈرامے، رقص و موسیقی، کامیڈی اور اشتہارات پر مبنی ہوتے ہیں۔جبکہ ایک فیصد پروگرام تعلیم اور مذہب سے متعلق ہیں جنہیں لوگ دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ان کے اوقات کار ہی ایسے ہوتے ہیں یا تو لوگ سو جاتے ہیں یا ابھی اپنے کاموں سے فارغ نہیں ہوتے۔رہے دیگر تفریحی پروگرام ان کے ساتھ لوگوں کی دلچسپی ہوتی ہے۔اب بدقسمتی سے وہ تمام فلمیں اور ڈرامے جرائم سے متعلق ہوتے ہیں ان میں وارداتوں کے نئے نئے طریقے متعارف کرائے جاتے ہیں یا وہ کسی اعلیٰ سوسائٹی کی من گھڑت کہانی ہوتی ہے۔جس کو دیکھ کر عام آدمی حسرت و یاس کی تصویر بن جاتا ہے۔ان تمام پروگرامز میں کوئی اصلاحی پہلو نہیں ہوتا بلکہ مجموعی تاثر یہی ہے کہ آج معاشرے کے بگاڑ میں ان ذرائع ابلاغ کا بہت بڑا کردار ہے۔نوجوان نسل Net استعمال کرتی ہے۔اس میں ایسی ویب سائٹس ہیں جو عریانی اور فحاشی پر مبنی ہیں اور اسمیں انتہائی کرب ناک پہلو بچوں کے ساتھ جنسی مناظر ہیں اور اس پر ستم ظریفی یہ ہے کہ ایسے پروگرامز دیکھائے جانے میں پاکستان کا شمار سرفہرست ملکوں میں سے ہے۔

درج بالا صورت حال کو سامنے رکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ فی زمانہ ذرائع ابلاغ سب سے بڑے تخریب کار اور فتنہ ہیں۔جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں بے راہ روی اور اباحت کو فروغ دیتے ہیں۔اور خصوصا نوجوان نسل کو گمراہ کرتے ہیں اور انہیں بے حیائی کی دلدل میں دھکیل رہے ہیں۔ان کے تمام ذمہ داران کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس کھیل میں وہ بے پناہ دولت سمیٹ سکتے ہیں، دولت کے انبار لگا سکتے ہیں لیکن یہ مال و دولت آخرت میں انکا دفاع نہ کر سکے گی۔قرآن حکیم میں اللہ تعالی ایسے لوگوں کی نسبت فرماتے ہیں:ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین آمنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والآخرة واللہ یعلم وانتم لا تعلمون (النور:١٩)

فحاشی بدکاری کو فروغ دینا بہت بڑا جرم ہے۔یا ایسے مناظر اور ماحول دکھانا جس سے کوئی شخص برائی کیلئے مجبور ہو جائے یہ بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔بحیثیت مسلمان ان تمام اخباری اور T.V چینلز کے مالکان کو چاہئے کہ وہ ایک لمحہ کیلئے سوچیں کہ ان کے اس عمل سے معاشرہ کو کیا فائدہ پہنچ رہا ہے۔اور کتنے لوگ گمراہ ہو کر راہ راست سے ہٹ رہے ہیں۔اور وہ جرائم کی دنیا میں چلے جاتے ہیں ان کے بداعمالیوں کی سزا انہیں تو ضرور ملے گی لیکن وہ لوگ بھی بری نہیں ہیں جن کی بدولت یہ لوگ گمراہ ہوئے۔بلکہ وہ برابر کے شریک ہیں۔

جناب رسالتمآب ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:من سن فی الاسلام سنة سیئة کان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علیہ وزرھا ووزر من عمل بھا من بعدہ من غیر ان ینقص من اوزارھم شیء

برائی کوفروغ دینے میں آج بڑا کردار ذرائع ابلاغ کا ہے لیکن ہم محسوس کرتے ہیں کہ اگر وہ تمام اخبارات اور T.V چینلز جن کے مالکان مسلمان ہیں اصلاح معاشرہ کیلئے 50 فیصد پروگرام تبدیل کردیں اوران میں مثبت کردار دکھائیں اورصالح معاشرہ کی تشکیل کیلئے کوشش کریں۔تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارا معاشرہ بہت جلد تبدیل نہ ہو۔چونکہ آج لوگ بہت ساری چیزوں کوفیشن سمجھ کر قبول کرتے ہیں۔وہ کسی کو بھلی لگیں یا نہ لگیں۔رواج کو اہمیت دیتے ہیں اس لئے ذرائع ابلاغ مزاج بناتے ہیں۔اس لئے ہم تمام ذرائع ابلاغ کے مالکان اوران میں کسی بھی شکل میں کام کرنے والوں سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ کارخیر میں حصہ بنیں اورمعاشرہ کی اصلاح میں کردار ادا کریں اوراس عمل سے اجتناب کریں جس کی وجہ سے بگاڑ پیدا ہوتا ہو۔

علاقہ گلیات میں دعوتی،تبلیغی روحانی پروگرامز

علاقہ گلیات پاکستان کا قدرتی مناظر سے مالا مال خوبصورت پرفضا مقام ہے۔جہاں گرمیوں میں ہزاروں سیاح آتے ہیں اور یہاں کے ماحول سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔مقامی باشندے غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں اورسخت ترین سردیوں میں بھی یہیں قیام کرتے ہیں۔ لیکن جیسے ہی برفیں پگل جاتی ہیں اورموسم گرما کا آغاز ہوتا ہے تو اس علاقے میں رونقیں لوٹ آتی ہیں۔اور پاکستان کے مالدار لوگوں نے اپنی گرمائی رہائش گاہیں تعمیر کررکھی ہیں۔سکولوں کی تعطیلات شروع ہوتے ہی قافلے یہاں پہنچ جاتے ہیں اوراگست کے آخر تک خوب رونق رہتی ہے۔اگرچہ اس دوران لوگوں کی آمدورفت بھی جاری رہتی ہے لیکن پھر بھی بازاروں ، ہوٹلوں اور ریستورانوں میں خوب گہما گہمی لگی رہتی ہے۔یہ مقامی لوگوں کے لئے کمانے کا سیزن ہوتا ہے چونکہ آنے والے تمام سیاح اورزائرین کا مقصد وقت گزاری ہے۔اورسکون حاصل کرنا ہے۔ان ایام میں جہاں تفریح گاہیں اور پارک لوگوں سے اٹ جاتے ہیں وہاں مساجد میں بھی لوگوں کی کثرت نظرآتی ہے۔ لیکن ایک بڑا طبقہ جو دین سے بے نیاز صرف کھانے پینے ،لہو،لعب اور سیر سپاٹے کیلئے یہاں آتا ہے ان کے ہمراہ قابل صداحترام خواتین بھی ہوتی ہیں لیکن شرعی تقاضوں سے بے پروا غیر مناسب لباسوں اور کھلے چہروں کے ساتھ جگہ جگہ نظرآتی ہیں۔

اندریں حالات جامعہ سلفیہ فیصل آباد (جواسلامی تعلیم اوردعوت الی اللہ کا عظیم الشان فریضہ سرانجام دے رہا ہے) نے علاقہ گلیات توحیدآباد میں ایک مثالی اورخوبصورت مرکز تعمیر کیا ہے۔یہ مرکز جوکہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی ایک فرع ہے۔اورگرمیوں میں یہاں مختلف تربیتی وتعلیمی ودعوتی ورکشاپ اور پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔جس میں علماء کرام ،اساتذہ ومدرسین سکولوں میں تدریسی خدمات دینے والے معلم اورطلبہ کی کثیر تعداد شریک ہوتی ہے۔یہ سلسلہ عرصہ دراز سے چل رہا ہے۔اس دوران تربیتی ورکشاپ میں شریک اساتذہ اورطلبہ مختلف مقامات پردعوتی کام سرانجام دیتے ہیں۔جس میں بعض مساجد میں مستقل دروس ہوتے ہیں جبکہ بعض مساجد میں عالی شان کانفرنسیں اور جلسے منعقد کئے جاتے ہیں ۔جامعہ سلفیہ کی بدولت اس ویرانے میں بہار آجاتی ہے۔اور ہرطرف کتاب وسنت کی دعوت کا چرچا ہوتا ہے۔ان میں ایوبیہ،کوزہ گلی،توحیدآباد، کالاباغ،نتھیا گلی،ایبٹ آباد، بالاکوٹ اورمری شامل ہیں۔اس موقعہ پر پمفلٹ بھی دعوتی مشن کے پیش نظر تقسیم کئے جاتے ہیں۔

اس سال بھی یہ سمرکیمپ 5 جولائی سے 15 جولائی 2006 تک منعقد کیا جارہا ہے۔اس دوران پہلی کانفرنس 7 جولائی بروز جمعۃ المبارک کالاباغ میں منعقد ہورہی ہے جبکہ 9 جولائی کوتوحیدآباد میں ایک پروقار افتتاحی تقریب منعقد ہوگی جس میں جامعہ سلفیہ کی نوتعمیر شدہ بلڈنگ کا افتتاح ہوگا۔اس موقعہ پر محفل حسن قرأۃ اورجلسہ عام منعقد ہوگا۔اردگرد کے دیہاتوں میں مختلف جلسے ہونگے جبکہ دیگر اہم ترین کانفرنسوں میں ایبٹ آباد اور ہری پور شامل ہیں۔سمر کیمپ کی آخری مثالی کانفرنس 14 جولائی کو بالاکوٹ میں ہوگی۔زلزلہ سے متاثرہ اس علاقے میں یہ اپنی نوعیت کی پہلی اورمنفرد دعوتی تبلیغی کانفرنس ہوگی۔ان تمام پروگراموں میں ملک کے ممتاز علماء کرام شامل ہونگے۔جبکہ ان کی صدارت بھی معروف سکالر کریں گے اورممتاز تاجر حضرات میں مہمان خصوصی ہونگے۔سمرکیمپ پرآنے والے تمام اخراجات ہرسال رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمٰن اپنی گرہ سے ادا کرتے ہیں بلکہ بنفس نفیس شریک ہوتے ہیں۔مرحوم میاں فضل حق ؒ پوری زندگی علاقہ گلیات میں مساجد کی تعمیر اور دعوت کا کام کرتے رہے اس تسلسل کوان کے فرزند ارجمند نے بڑی خوبی سے جاری رکھا ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کوقبول فرمائے۔آمین

جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے تمام اساتذہ اورمنتخب طلبہ سمرکیمپ میں شامل ہوتے ہیں اوربڑی محنت اورلگن کے ساتھ یہ فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ہم اس عظیم الشان بامقصد پروگراموں کی کامیابی کیلئے دعاگو ہیں۔

© rasailojaraid.com